رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah
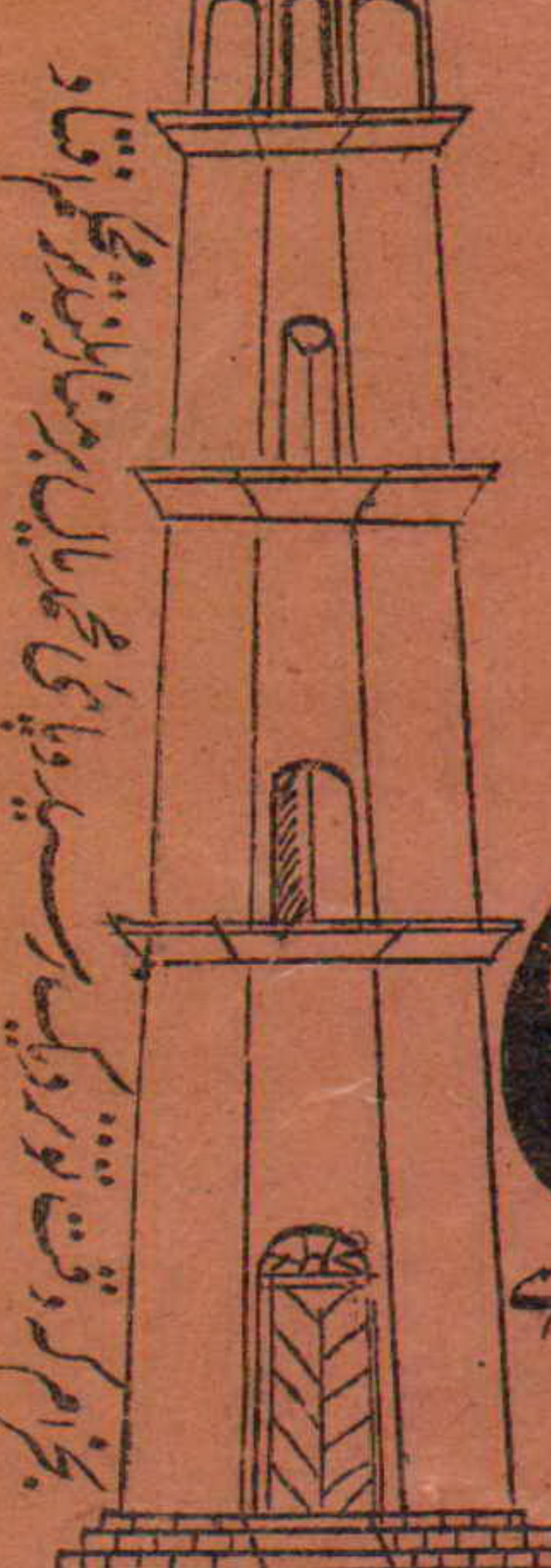
جلد (۲۷) | مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء بروز چہار شنبہ | نمبر (۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ھو الناصر ھو المعین

سال نو - و عہد جدید

(مجاہد مصر کے قلم سے)

گذشتہ سال بہت سے اہم تاریخی واقعات کے ساتھ گذر گیا۔ اس میں بہت سی تلخ باتیں بھی تھیں۔ مگر بہت سی مسرت افزا اور خوش کن گھڑیاں بھی تھیں۔

میں مرکز سے بہت دور ہوں میرے پاس ایسے حالات نہیں کہ میں پورے طور سے گذشتہ سال پر نظر ڈال سکوں تاہم اس سال کے اہم واقعات کی کسیقدر یاد دماغ میں ضرور ہے۔

بہائی امت کی خفیہ کارستانیاں۔ اور ان کا اخراج جماعت کا ثبات۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک لمبا سفر جو آنحضرت اور مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا باعث ہوا سلسلہ کی شہرت اور ترقی کے لئے ایک زبردست ذریعہ ٹھیرا جماعت کی مالی قربانی۔ اور امام سے محبت کی بے نظیر مثال نعمت اللہ خان کی خونین شہادت۔ جماعت کا کابل کے متعلق جوش و خروش۔ ریویو کا لنڈن سے شایع ہونا بہت سے پیارے احباب کا سفر آخرت کے رخت سفر باندھنا جن میں سے حضرت نانا جان صاحب مرحوم شیخ فضل کریم صاحب۔ حضرت سید پیر محمد سعید صاحب۔ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ وغیرہ بزرگان قوم ہیں۔ صاحب الحکم کے خاندان سے عبد القادر مظفر کی وفات بھی ایک واقعہ ہے۔

تاہم یہ سال سلسلہ کے لئے بہت ہی مفید ترقیوں کا باعث ٹھیرا۔ اور یہ سال سلسلہ کی دھاک کو دنیا میں بٹھانے کا باعث ہوا۔

اب نیا سال آتا ہے قدرتاً ہر طبیعت نئے سال کے متعلق بڑی بڑی امیدیں وابستہ کر لیتی ہے اور اس کے لئے کئی قسم کے خیالات موجزن ہو جاتے ہیں۔

خصوصاً ہر اخبار نویس اپنے اخبار کی ترقی کے لئے کئی قسم کے وعدے کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ یوں ہوگا اور ہم یوں کریں گے اور یوں ہو جائے گا۔

مجھکو معلوم نہیں کہ بانی الحکم نے الحکم کے نئے سال کے لئے کیا لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ چونکہ الحکم اور میں زندگی کے یکساں پہلو پر چل رہے ہیں۔ اور عمر کی اکٹھی منزلیں طے کر رہے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ الحکم سے جدا نہ رہوں۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ تھوڑے عرصے سے باوجود اپنی کم علمی کے میں نے الحکم کی خدمت سے دریغ نہیں کیا۔ اس عہد قدیم کی وجہ سے سال نو میں بھی اپنے خدمت کے عہد کو دہراتے ہوئے۔ اس میدان میں آنے کی توفیق خدا سے چاہتا ہوں۔

الحکم نے جو گذشتہ سنین میں دشوار گذار راستے طے کئے ہیں۔ وہ کوئی بھولی بسری بات نہیں ہے۔ مگر ان مشکلات کا ابھی تک خاتمہ نہیں ہو گیا بلکہ وہ بڑی طاقت سے اس کو ڈرا رہی ہیں۔ اس حالت میں قوم کو اپنے فرض سے خود آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔ الحکم ایک یادگار ہے اس انسان کی جو کہ خدا کی طرف سے بول رہا تھا اور الحکم ایک مصور کی طرح اس کے الفاظ اور حرکات کی تصویر کھینچ رہا تھا۔ الحکم مشکل اور خطرناک میدانوں اور سخت گھاٹیوں میں تیز قدم شاہسواروں سے کبھی پیچھے نہ رہا۔

ایسی حالت میں قوم کا جو فرض ہے وہ خود اس کو محسوس کرے۔ اور الحکم کے لئے اپنی پوری ذمہ داری کو صرف کرے۔ اس لئے کہ الحکم قوم کا حسرد لسر میں مخوار رہا ہے

(خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا)

میں خود اس سال الحکم کے لئے کون سی خدمت اختیار کروں گا اور کس طریق کتابت کو پسند کروں گا۔ اس کے لئے میں کچھ نہیں جانتا۔ آنے والے واقعات کا علم خدا کو ہے۔

ہاں امیدوں اور آرزوؤں سے سینہ معمور ہے۔ مگر تجربہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ کام وہی ہے جو ہو جائے ورنہ خواہشات کا سمندر بے پایاں ہے۔ جس میں سے سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت کو خوب جانتا ہے۔ دل سلسلہ کی خدمت کے لئے بے قرار ہے۔ مگر عملی راستہ میں سخت روک ہے۔ خود دعا کرتا ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ سال سارے سلسلہ کے لئے خیر و برکات کا باعث بنائے۔ اور بانی الحکم کو از سر نو قوت عطا فرمائے کہ وہ الحکم کو پہلی شان میں دیکھ سکے۔

اور مجھکو اپنے فضل سے اس قدر علم عطا فرمائے کہ میں الحکم کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کر سکوں۔ یہی وہ وعدے ہیں جو میں اس سال الحکم کے ناظرین سے کر سکتا ہوں۔ اور یہی تمنا ہے جو موجزن ہے کہ خدایا وعدوں کی نہیں بلکہ کام کی توفیق عطا فرما۔

پس خدا سے دعا ہے کہ یہ سال ہر رنگ میں خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین!

پس میں اسکو یہ کہکر ختم کرتا ہوں اور پہلا قدم اٹھاتا ہوں بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا۔

ابن یعقوب از مصر

سال نو اور قابل توجہ امور

چونکہ ہر انسان شروع سال میں اپنے قلب میں ایک قسم کی نئی امنگیں محسوس کرتا ہے اس طرح ہر زندہ شعب بھی نئے سال کے ساتھ نئے امور کی طرف نظر دوڑاتا ہے۔ زندگی حرکت کا نام ہے اور سکون و قیام موت کا۔ پس کوئی زندہ شعب ایک جگہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے رسول اللہؐ فرمایا ہے کہ مومن کے دو دن مساوی نہیں ہوتے اگر اس حدیث نبوی کی طرف ہماری ذرا بھی توجہ ہوئی تو ہم صدیوں کی منزلیں دنوں میں طے کرلیں۔

بہر حال

بلحاظ ایک شعب ہونیکے اور پھر زندہ شعب ہونے کے ہمارے کام کی امیدیں بھی سال نو کے ساتھ نئے رنگ میں زندہ ہونی ضروری ہیں۔ ہم اس سال کیا کام کرینگے۔

میں اس موضوع پر قلم اٹھانے کا کوئی حق نہیں رکھتا اس لئے کہ خدا کے فضل سے ہم ایک ایسے امام کے ماتحت ہیں جو کہ آسمانی برکات سے بہرہ ور ہو کر ہمارے لئے لائحہ عمل تجویز کرتا ہے۔ پس یہ تو حضرت امام کا حق ہے اور انہوں نے اس وقت تک کہ سطور طبع ہوں تجویز کردیا ہوگا۔ مگر اس ضمن میں میں قوم کو بعض امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو سال نو کے ساتھ ہی ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا سوال۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے آرام کا سوال ہے

یہ لوگ اگرچہ دنیا میں آرام کے واسطے نہیں آتے اور نہ آرام کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ کسی کے کہنے سے آرام کر سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے گذشتہ عرصے میں جس قدر سفر اور علالت طبع کی وجہ سے تکلیف اٹھائی ہے اس کی کوئی حد نہیں ہم میں سے کوئی اس قدر تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی کو برداشت کرنی پڑتی تو شاید وہ جان بحق ہو جاتا۔

مگر یہ شہسوار ایک ہی وقت میں بیمار بھی ہوتا ہے پھر خارجی حملے بھی اسی وقت ہوتے ہیں۔ کام کی کثرت بھی گھیرتی ہے۔ اور کام سے سر نہیں اٹھاتا

پھر قوم نے دیکھ لیا ہے کہ آپ سے درخواست کیگئی کہ آپ آرام کریں تو آپ نے اس درخواست کو شکریہ سے رد کردیا۔ قوم نے چاہا کہ کم از کم سفر خرچ کا روپیہ ہی حضور قبول فرمائیں مگر حضور نے توجہ نہ کی۔

ایسی حالت میں قوم خود خیال کر سکتی ہے کہ ایسے محسن آقا کو لگاتار کام میں مصروف دیکھے اور رہنے دے خود قوم کو بہت سی مشکلات میں پڑنے سے ڈراتا ہے۔

پھر یہاں تک حد نہیں حضرت خلیفۃ المسیح جب سے عرش خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں اس دن سے کام کی اسقدر کثرت ہے اور پھر علالت طبع کا تکرار کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی وقت راحت سے نہیں گزرا۔ ۱۱ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ یہ خدا کا پہلوان اسی طرح ہمت کے ساتھ میدان میں کھڑا ہے۔ پس حضرت کے آرام کا سوال کوئی معمولی سوال نہیں کہ جس پر قوم توجہ نہ کرے۔ یہ سوال فوری توجہ طلب ہے سب سے پہلا امر جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے کاروبار کو کم از کم ایک سال کے لئے اس طرح چلائیں۔ کہ حضرت اقدس کو ہر گز کسی قسم کا جماعت کے انتظام کے لئے فکر نہ کرنا پڑے۔

جماعت کے بزرگ جو جماعت کے معزز کارکن ہیں اور باخدا تعالیٰ کے خلیفہ کے حکم سے سرفراز ہیں۔ جماعت کی اصلاح اور بہبودی کے متعلق حضرت کے منشاء عالی کے مطابق اپنے وقتوں کو آگے سے زیادہ صرف کریں۔ حضرت کی صحت اور راحت کے لئے۔ وہ خود بھی درد اور وہی روح اپنے اندر پیدا کریں جو حضرت خلیفۃ المسیح میں پایا جاتا ہے۔

ہر جماعت کا امیر اپنی جماعت کی ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تا کہ جماعت کے لوگ اس کے احکام کی محبت سے تعمیل کریں۔

اس کے برخلاف افراد جماعت حضرت کی صحت اور راحت کے لئے یہ کوشش کریں کہ وہ اپنے جھگڑے اور شکائتیں کم از کم ایک سال کے لئے حضرت اقدس کے حضور پیش نہ کریں۔

اور جو احکام دفتر اور ناظروں کی طرف سے صادر ہوں ان کو سلسلہ کی عظمت اور عزت کے لئے بڑی خوشی سے قبول کریں۔

عام طور پر جو کام حضرت خلیفۃ المسیح کو تکلیف دئیے بغیر طے ہو سکے یعنی حضور کی نظارتوں کی مدد سے ان کو نظارتوں کی مدد سے طے کریں۔

پھر سب جماعتیں متفقہ طور پر سلسلہ کی مالی حالت کی طرف پوری توجہ کریں۔

الغرض

جماعت کا ہر فرد یہ کوشش کرے کہ وہ خود تکلیف سے اپنی زندگی کا ایک سال بسر کرے گا۔ مگر حضرت کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے گا۔ اگر ساری جماعت اس قسم کا طریق اختیار کرے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی حد تک حضرت کو آرام میسر ہو سکتا ہے۔

لنڈن سے ریویو

حضرت خلیفۃ المسیح نے لنڈن کے مشن میں دو غیر معمولی کام اپنے ہاتھ سے کئے ہیں پہلا مسجد الفضل کی بنیاد دوسرے لنڈن میں ریویو کا منتقل کرنا۔ یورپ ہماری طرف سے لٹریچر کا سخت محتاج تھا۔ اور لٹریچر کے بغیر کسی مشن کا اس زمانہ میں چلنا سخت مشکل ہے۔ بارہا یہ تجویز ہوئی اور رہ گئی کہ ریویو کو لنڈن میں منتقل کردیا جائے۔ لیکن جب منتقل ہوا تو ایک آن واحد میں ہو گیا۔ ریویو کا لنڈن سے نکلنا خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمتوں کے ماتحت ہے۔ جو اس طرح فوری طور پر ظہور پذیر ہوا۔

ریویو حضرت مسیح موعود کے منشا کے ماتحت قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ اور اب ایک رنگ میں آپ ہی کے منشا کے ماتحت لنڈن سے شائع ہو گا۔

ریویو کی نسبت حضرت مسیح موعود نے دس ہزار خریدار کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ اور اس کی اس قدر تعداد کو اس کی برکات کا جاذب قرار دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح لنڈن میں تشریف لے گئے یہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوا۔ پس معلوم ہوتا ہے

کہ خدا تعالیٰ یورپ میں اسلام کی برکتوں کو پھیلانا چاہتا ہے مگر بعض برکتیں ریویو کی دس ہزار اشاعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے ریویو کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ اور کثرت سے اس کی مفت اشاعت میں حصہ لیں۔

اور یہ نہیں کہ صرف تعلیم یافتہ ہی اس طرف توجہ کریں بلکہ زمیندار احباب بھی۔ اور خود خریدکر پڑھنے کے علاوہ کوشش کرنی چاہیئے کہ لنڈن میں اس کی ہزاروں کاپیاں کم از کم چند سالوں کے لئے مفت تقسیم کی جائیں۔

تعلیم کا ایک پہلو

جماعت کی ترقی کے ساتھ اس امر کو یاد رکھنے کی سخت ضرورت ہے کہ جب تک جماعت کے بچے قادیان میں رہ کر تعلیم حاصل نہیں کریں گے وہ سلسلہ سے ایسے ہی جاہل رہیں گے جیسے کے دوسرے بچے۔ اس لئے کہ وہ احمدیت کی محبت اور مغز سے بالکل ناواقف رہیں گے۔

اور اگر ہماری اولاد ہی سلسلہ کے مغز سے ناواقف ہوئی تو ہم کو کوئی بڑی خوشی نہیں ہو سکتی۔ پس اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جن کے بچے اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ وہ ماں باپ سے الگ رہ سکیں۔ وہ احباب ان کو قادیان تعلیم کے لئے روانہ کریں۔ اس لئے کہ وہ آنے والی احمدی قوم ہوں گے۔ پس ان کے والدین یہ خیال کرکے کہ وہ سلسلہ کی ایک پاک امانت ہیں ان کی تعلیم کے پاک پہلو کو اختیار کریں۔ اگر سلسلہ کا دس ہزار فرد بھی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ تو خدا کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ ان بچوں کی تعلیم کے علاوہ جماعت بہت سے برکات حاصل کر سکے گی۔

اخبارات کی طرف اس سال توجہ

ایسا ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اس سال سلسلہ کے دوسرے اخبارات کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ اخبارات کو پڑھنے کی عادت ڈالی جائے اور ہر شخص خود اخبار لیکر پڑھے اگر قوم سلسلہ کے مرکزی اخبارات کی طرف اس سال ایک خاص قدم اٹھائیگی تو میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اخبارات سلسلہ کی بہترین خدمت ادا کر سکیں گے۔

یہ وہ امور ہیں جو سلسلہ کے تمام افراد کی توجہ کو اس سال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

خاکسار۔ شیخ محمود احمد از مصر

شہید کابل اور مسلم لیگ

حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت پر جہاں دیوبندی علماء نے خصوصیت سے شرمناک اظہار عداوت کیا ہے اور اپنے خونی فتوؤں سے اسلام کے درخشاں چہرہ کو مکدر کرنے کی کوشش کی ہے وہاں ایسے شریف الطبع مسلمان بھی ہیں جو باوجود ہمارے ساتھ اختلاف عقاید رکھنے کے اس واقعہ کو جو ننگ انسانیت ہے نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس سے پہلے بعض مسلم اخبارات کا شکریہ کے ساتھ ذکر ہو چکا ہے جنہوں نے نہایت زوردار الفاظ میں اس واقعہ کے خلاف اظہار نفرت کر کے اپنے ضمیر کی آزادی کا ثبوت دیا ہے۔ اب دسمبر کے آخر میں ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد سیاسی انجمن مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں (جو بمقام بمبئی منعقد ہوا) اس جلسہ کے واجب الاحترام صدر آنریبل سید رضا علی صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں جن شریفانہ اور نیک خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ان کے اسلامی درد اور اصول اسلام کے احترام کی دلیل ہیں۔ اور مسلمانوں کی واحد سیاسی لیگ میں جو تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں کی قائم مقام ہے کرسی صدارت سے ان خیالات کا اظہار کرنا

تمام تعلیم یافتہ مسلم کمیونٹی کی آواز ہے

احمدی جماعت اپنے ان برادران اسلام کی ہمدردی کی شکرگذار ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ اس کے ایک فرزند کی مظلومانہ شہادت پر اس نے اظہار افسوس کیا ہے بلکہ اس لئے کہ مسلم لیگ نے اس طرح پر خدمت اسلام کی ہے کہ اس کی تعلیم کو نقاد کی نظروں سے مشکوک ہونے سے بچایا بجائیکہ۔

عالم دین کہلانے والوں نے اپنے طرز عمل سے اسلام پر ایک داغ لگانا چاہا ہے ان سے بجز اس کے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسی لئے زیر آسمان اشر الناس قرار دیا ہے۔

غرض ایک بار اور مسلم لیگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں آنریبل صدر کے ان الفاظ کو درج کر دیتا ہوں۔

جہاں ہماری جماعت ان کو شکرگذاری سے پڑھیگی دیوبندیوں کو شرم آنی چاہیئے کہ وہ اسلام کے نادان دوست بن کر کیا کر رہے ہیں۔ ہمارے امام نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم شہید کابل کے قاتل ان غلط عقاید کو سمجھتے ہیں جن کی بدولت ایسے ظلم ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

امیر کابل اور اس کے ارکان دولت کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کا یہ فعل ہندوستان کی تعلیم یافتہ اور مدبر جماعت کی نظر میں قطعاً قابل عزت یا دینی فعل نہیں ہے بلکہ ایسا فعل

اسلام کی عالمگیر اخلاقی قوت کو کمزور کرنے والا ہی

بہتر ہے کہ وہ اس گناہ سے جو کابل کی سرزمین میں کیا گیا ہے بہت استغفار کریں اور خیرات کریں اور خدائے عزیز ذوانتقام کے حضور گریہ وزاری کریں تا وہ رجوع برحمت فرمائے ورنہ

یہ خون رنگ لائے بغیر نہ رہے گا

مولوی نعمت اللہ کی سنگساری

کابل میں مولوی نعمت اللہ کی سنگساری ہونا ایسا معاملہ ہے جس نے ہمارے ہم مذہبوں کے درمیان غیر معمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے ہمیں اس شخص کی سیاسی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں اگر اس پر کسی سیاسی جرم کا مقدمہ چلایا جاتا اور جرم ثابت ہو جاتا تو یہ معاملہ صرف حکومت افغانستان ہی تک محدود رہتا۔ لیکن مفصل فیصلہ شائع ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض معاملات میں اسے قدامت مسلمانوں کے اعتقادات سے اتفاق نہ تھا یہی معاملہ ہے جس سے ہندوستان کے مسلمان بے اعتنائی کا برتاؤ نہیں کر سکتے۔ میں مذہبی اختلافات کے متعلق کوئی فیصلہ صادر کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لیکن میں خود دیکھونگا کہ کسی اسلامی حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی رعایا کے کسی فرد یا کسی غیر ملکی مسلمان کی روح کو بچانے کی خاطر اس کے جسم کو فنا کر دے اگر یہ خیال دنیا میں مشہور ہو گیا کہ اسلامی حکومتیں اپنی رعایا کو پوری مذہبی آزادی نہیں دیتیں تو اسلام کی عالمگیر اخلاقی حیثیت کمزور ہو جائیگی۔

(آنریبل سید رضا علی صدر مسلم لیگ)

آنریبل سید رضا علی صاحب کا یہ خطبہ صدارت بتا رہا ہے کہ دنیا میں بیدار ضمیر کے مسلمان ابھی باقی ہیں۔ اور سب کے سب اپنے ضمیر کی آواز کے خلاف نہیں کر سکتے۔ اگر مسلمانوں میں یہ روح پیدا ہو جائے تو آج ظالموں کا ہاتھ اور بدزبانوں کی زبان کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور خوشامد و حق پوشی سے مسلمان کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اور جب تک وہ صاف گوئی اور اخلاقی جرأت سے کام لیں نگے ان کا آزادی کی خواہش کرنا ایک طلب محال ہے۔

دیوبندی اور حنیف

لودھانہ سے جناب غازی محمود دھرم پال صاحب نے حنیف کے نام سے ایک ماہوار رسالہ جاری کیا ہے جس کی سالانہ قیمت چھ روپیہ ہے۔

دھرم پال صاحب کے قلم میں ایک خاص رنگ ہے اور وہ اپنے خیالات کو موثر طریق پر ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس رسالہ میں (جس کے آخری دو نمبر مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے) انہوں نے علماء سوء کے خلاف جہاد کرنا شروع کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ ان کی گردنیں علماء سوء کے کمند سے رہا کیا جاویں۔ عام لوگوں پر علماء سوء کے فتاوی کفر کی ایک ہیبت بیٹھی ہے۔ اور محض اس خوف سے وہ ان کی بداعمالیوں اور شرارتوں کو جانتے ہوئے بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔ لیکن حنیف کفر پروف ہو کر میدان میں نکلا ہے اور اس نے فتنہ علماء کی ماں۔

دیوبندی گروہ

کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہے۔ اور اس کی جڑ یہ ہے کہ دھرم پال نے لودھانہ میں کسی تقریر کے ضمن میں احمدیوں کو مسلمان کہدیا اور اس سے بڑھ کر کوئی کفر دیوبندیوں کے نزدیک نہ تھا۔ اس لئے اسی جلسہ میں دیوبندیوں نے ان پر بھی کفر کا فتویٰ دیا مگر دھرم پال کے نزدیک اس فتوی کی قیمت ایک کوڑی نہ تھی اس نے دیوبندیوں کو چیلنج دیا کہ

"آپ کے کفر کے فتویٰ تو ان لوگوں پر اثر کر سکتا ہے جنہوں نے کفر کی بو تک بھی نہ سونگھی ہو مگر میں تو بارہ چودہ سال تک کفر کی بھٹی میں رہ کر بالکل کفر پروف بلکہ کفر توڑ ہو چکا ہوں اس لئے یہ کفر کا ڈراوا تو دیوبند کے کسی تاریک حجرے میں رکھہ آئیں۔ ہاں آپ جس وقت مباحثہ کریں میں تیار ہوں"

دیوبندی وعدہ کر کے گئے مگر پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اس ابتدا کے بعد دھرم پال نے دیوبندیوں سے مقاطعہ اور مباحثہ کا زبردست اعلان کیا۔ دھرم پال صاحب نے ان اسلامی انجمنوں کو بھی آگاہ کیا۔ جو انہیں تقریروں کے لئے بلاتی ہیں کہ جب تک وہ یہ اعلان نہ کریں کہ وہ انجمن دیوبندی گروہ کے نیچے نہیں۔ اگر زیر اثر ہے تو اس جلسہ میں دیوبندیوں سے مباحثہ کرائے اس وقت تک وہ اس میں لیکچر نہ دینگے غرض بڑے زور اور جوش کے ساتھ وہ دیوبندیوں کے خلاف قلم لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ میں محض اس وجہ سے کہ دیوبندی ہمارے مخالف ہیں دھرم پال صاحب کی تائید نہیں کر رہا ہوں خود دھرم پال صاحب ہمارے ساتھ بھی اختلاف رکھتے ہیں لیکن اگر اختلاف نیک نیتی اور دیانت کے ساتھ ہو تو موجب عداوت نہیں ہو سکتا۔

دیوبندیوں نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا ہے کہ وہ اسلام کے تلخ ترین دشمن ہیں اور انہوں نے نادان دوست کی حیثیت سے اس کے درخشاں چہرہ کو داغدار بنانا چاہا ہے۔

دھرم پال صاحب نے شہید کابل کے واقعہ کی تائید نہیں کی وہ اسے ننگ اسلام سمجھتے ہیں ان کے تازہ رسالہ سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں وید کے ترجمہ کا اعلان کیا تھا اور لوگ ان سے اس کام کو جاری کرنے کے لئے کہتے ہیں مگر انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ ہر طرح قابل عزت ہے۔

"میں ان تمام حضرات کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر نعمت اللہ خان احمدی کی سنگساری کا حادثہ نہ ہو گیا ہوتا تو میں اس وقت تک بہت سا ترجمہ ختم کر چکا ہوتا مگر اس التوا کی وجہ نعمت اللہ خان کی سنگساری ہوئی ہے اس لئے کہ اس سنگساری پر ہمارے علماء کرام نے عموماً اور علماء دیوبند نے خصوصاً جس قسم کی ملحدانہ فرط و انبساط کا اظہار کیا اور اس سنگساری کے جواز میں جس قسم کے شر انگیز فتوی شایع کئے میری آنکھوں سے ایک گہرے حجاب کو دور کر دیا اور مجھے پتہ لگ گیا کہ جس اسلام کی طرف میں غیر مسلموں کو دعوت دے رہا ہوں وہ ہرگز ہرگز وہ اسلام نہیں ہے جسکی رو سے کسی مومن و مسلم کی گردن کسی فروعی اختلاف کی بنا پر کاٹی جا سکتی اور پھر اس پر بدیوں کی طرح خوشی کا اظہار کیا جا سکتا ہو"

غرض وہ اس واقعہ شہادت کے متعلق اپنی بے لوث اور صحیح رائے ظاہر کرنے کی وجہ سے علماء سوء کا نشانہ ہوا ہے اور اس نے بزدلوں کی طرح ان کے فتوی کفر سے [illegible] میں کیا بلکہ علماء سوء کی قید سے عوام کو مخلصی دلانے کے لئے اپنے قلم کو ہاتھ میں لیا ہے میں باوجودیکہ مسٹر دھرم پال کے ساتھ بعض عقاید میں اختلاف رکھتا ہوں ان کی اس دردمندانہ روش کی تائید کرتا ہوں میں خود الحکم میں متعدد مرتبہ لکھہ چکا ہوں کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ انکو علماء سوء کے جال سے نکالا جائے جو ان کے اموال کو بھی بے دردی سے قابو میں نہیں لاتے بلکہ ان کو صحیح عقاید کی طرف آنے سے بھی روکتے ہیں۔ اور اس فتنہ میں سب سے بڑا ہاتھ دیوبندی فتنہ کا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ اس سانپ کی کچلیوں کو توڑ ڈالا جائے۔

دھرم پال صاحب نے کھلم کھلا دیوبندیوں پر یہ فرد جرم بھی لگایا ہے کہ

وہ ختم نبوۃ کے منکر ہیں۔ اس لئے کہ مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔

اور اس مضمون پر بھی ان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے دیوبندی طائفہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دے گا اور وہ دھرم پال صاحب سے اس مسئلہ پر مباحثہ کر کے دیکھ لے گا کہ

حق کی تائید کہاں ہوتی ہے

حنیف نے شاہ کابل کے خلاف زبردست الفاظ میں پروٹسٹ کیا ہے اور اسے قتل عمد مومن قرار دیا ہے اور یہی شہادت اس کے دیوبندیوں سے اختلاف کا موجب ہوئی ہے۔ میں اس ہمدردی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گو اس نے یہ آواز اپنے ضمیر اور ایمان کی آواز سے بیدار ہو کر بلند کی ہے۔

خدا تعالیٰ علماء سوء کے فتنہ سے مقابلہ میں حق کی تائید کرے۔ آمین۔

نگیری کے احمدیوں کی مخالفت

نگیری تھانہ بنگہ ضلع جالندھر کے غریب احمدیوں پر ظلم کیا جا رہا ہے ان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ صرف روکا گیا بلکہ مارپیٹ بھی کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت گندی گالیاں دی گئیں تاکہ ان غریب اور بے کس احمدیوں کے جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی تکلیف اٹھائے۔ ہم احمدی اس قسم کا مقابلہ تو کر نہیں سکتے بجز اس کے کہ قانونی چارہ جوئی کریں چنانچہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا فریق مقابل نے بھی بالمقابل دعویٰ کر دیا ہے۔

اپنے غریب اور بے کس بھائیوں کی دعا سے مدد کی جاوے۔

گاندھی جی کی مخالفت

چھوت چھات کے خلاف گاندھی جی کی کوششوں نے کٹر ہندوؤں میں ان کی مخالفت کی لہر پیدا کر دی ہے اور ان پر ہندو دھرم کے مطابق گویا کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے چنانچہ بمبئی میں ایک بہت بڑا جلسہ اس غرض کے لئے ہوا۔ اور اس میں ان کی مخالفت کے لئے باقاعدہ تحریک کی گئی ہے۔

ہندوستان کی بدقسمتی میں کیا شبہ ہے کہ وہ اپنے خیرخواہوں کے ساتھ دشمنی کرنے میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

ان حالات میں ملک کی نجات قریب نہیں بلکہ بعت دور ہے۔ میں نہایت ادب سے گاندھی جی کو توجہ دلاتا ہوں کہ چھوت چھات کا بہترین علاج اسلام ہے۔ اگر مسلمان اپنی کوششوں کو اس مقصد میں متحد کر دیں تو ہندوستان سے اچھوتوں کو [illegible] کر کے اسلام [illegible] بنا سکتا ہے۔

لنڈن سے انگریزی ریویو کا اجرا

نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ آخر ریویو آف ریلیجنز انگریزی اڈیشن لنڈن سے جاری ہو گیا اس کا پہلا نمبر جو بہت ہی خوبصورت چھپا ہے ۔ دسمبر ۱۹۲۴ء کا شایع ہو کر ہمارے پاس پہنچگیا ہے۔ اس پہلے نمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام آسمانی شایع ہوا ہے۔ اور لنڈن مسجد کا بنیادی پتھر رکھنے کی تصویر دی گئی ہے سکرٹری مجلس مذاہب کا ایک مختصر سا مضمون بھی دیا ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اس کانفرنس کو جو کامیاب بنانے کی جو عمل میں آئی اس کا اعتراف کیا گیا۔ پروفیسر آرنلڈ نے ہمارے قیام لنڈن کے ایام میں عورتوں سے مصافحہ نہ کرنے کی نقلی دلیل طلب کی تھی۔ ان کے لئے جو مختصر نوٹ اسوقت لکھا گیا تھا وہ اس رسالہ میں شایع ہوا ہے۔

غرض ۳۲ صفحہ کا یہ خوبصورت رسالہ بہترین مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس رسالہ کی کثرت اشاعت لنڈن مشن ہی نہیں بلکہ مغربی ممالک کے مشن کی اغراض کو پورا کرنے میں مدد دے گی۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو اس رسالہ کی اشاعت کے لئے بہت کوشش کرنی چاہیئے ہر انگریزی خواں کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا چاہئے قیمت سالانہ ۱۰ شلنگ ہے۔

یورپ وامریکہ کی لائبریریوں میں مفت اشاعت کے لئے بھی کم از کم ایک ہزار رسالوں کا انتظام ضروری ہے اس لئے میں بڑے زور سے الحکم کے پڑھنے والوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس قلمی جہاد اور تبلیغی سلسلہ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کی مالی حیثیت سے مضبوط کریں ان میں سے جو انگریزی میں مضامین لکھ سکتے ہیں وہ مضامین بھی لکھیں۔

لنڈن میں ہولناک طوفان

ہندوستان میں سیلاب اور طوفان سے جو نقصانات ہو چکے ہیں ان کی الم ناک یاد ابھی تازہ ہے۔ ہزاروں انسان بے خانماں ہو گئے۔ اور ہزاروں جانیں ضایع ہوئیں۔ مال ومتاع کے نقصان کا اندازہ مشکل ہے۔ اب انگلستان سے خبر آئی ہے کہ آغاز سال کے ساتھ ایک ہولناک طوفان آیا۔ جنوبی ساحل برطانیہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ طوفان ایسا شدید اور خطرناک تھا کہ رودبار میں جہازوں کی آمد ورفت مسدود کرنی پڑی لنڈن میں بہت سے مکانوں کی چھتوں کو چھپر اڑ گئیں۔ سکاٹ لینڈ میں ہوائی رفتار ۹۴ میل فی گھنٹہ تھی اور پیرس میں ایفل ٹاور کے اوپر ۹۷ میل۔ لنڈن اور ۱۳ صوبوں کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون بند ہو گیا۔ اور پیرس تک ۱۴ لائینوں سے ۱۱ بند ہیں۔ متعدد شہروں میں سیلاب آیا ہے۔ ۱۵۰ ہزار ملاح بیکار ہو چکے ہیں۔ نقصانات کی تفصیل ابھی معلوم نہیں ہوئی۔ اللہ رحم کرے۔

نیویارک سے بھی ایک زبردست طوفان کی خبریں آئی ہیں۔ اللہ رحم کرے۔

مسلمان گداگر

باوجودیکہ اسلام گداگری سے منع کرتا ہے۔ اور خودداری اور کسب حلال کی اس نے اس قدر تعلیم دی ہے کہ دوسرے مذاہب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں مگر اس وقت مسلمان گداگروں کی جس قدر ترقی ہے اسے دیکھکر شرم آتی ہے گذشتہ مردم شماری کے شمار واعداد نے بتایا ہے کہ صرف صوبہ پنجاب میں گداگروں اور آوردہ گردوں کی تعداد ۵۳ ۰ ۵۹ ہے جس میں سے ۷ ۹۵ ۸ ۳ مسلمان ہیں۔

پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے کچھ زائد ہے اور گداگروں کی تعداد دوسری اقوام کے مقابلہ میں ۵ گنا ہے۔ یہ سن کر اور بھی حیرت ہوتی ہے کہ ان گداگروں اور آوردہ گردوں میں اعلیٰ خاندان مثلاً سید۔ مغل پٹھان۔ شیخ وغیرہ زیادہ ہیں۔

قوم کے سیاسی لیڈروں اور جمیعۃ العلماء کے جبہ ودستار والوں کو سوچنا چاہئے کہ وہ اس ننگ اسلام گروہ کے لئے کیا کر رہے ہیں اگر اس امر کی طرف توجہ نہ کی گئی تو مسلمانوں کا یہ حصہ دوسروں کو بھی لے بیٹھے گا۔ اس لئے جلد سے جلد ان لوگوں کی اصلاح کی فکر کرنا چاہئے۔

مصنوعی تنفس

فرانس کے دو ڈاکٹروں نے حال ہی میں ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو مصنوعی تنفس کے لئے بہت زیادہ کارآمد ہے اس کا تجربہ کرنے کے لئے متعدد حیوانات لائے گئے اور ان کو دم گھونٹنے والی گیس سے بیجان بنا دیا گیا اس کے بعد جب وقت یہ آلہ لگایا گیا تو بدستور ان کی سانس آنے جانے لگی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا ہے۔

اس آلہ میں دو نلکیاں لگی ہوئی ہیں اور جس وقت حلق میں ڈال کر دبائی جاتی ہیں تو ایک نلکی ہوا کو پہنچتی ہے اور دوسری خارج کرتی ہے گویا اس طرح سانس کی فطری آمد وشد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عدم تنفس کی وجہ سے موت طاری نہیں ہو سکتی۔

دلوں کا تبادلہ

جرمنی کے ڈاکٹر اسٹوہرنے اس امر کو ممکن الوقوع بنا دیا ہے کہ ایک انسان کا قلب دوسرے انسان کے متصل کیا جائے۔ ابھی تک انسان پر اس کا تجربہ نہیں کیا۔ لیکن جانوروں پر جو تجربہ ہوا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں انسان بھی اس تجربہ کے احاطہ میں آجائے گا۔

بیاض نور دین

مکرمی مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے حکیم الامۃ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مجربات طبی کا پہلا حصہ نہایت محنت اور کوشش سے ترتیب دیکر شایع کیا ہے مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اقلیم طب کے مسلم بادشاہ تھے اور آپ کے علاج کی خصوصیت یہ تھی کہ نہایت سستے کم خرچ اور زود اثر ادویات تجویز کیا کرتے تھے۔ مفتی صاحب نے حضرت حکیم الامۃ کی اپنی بیاض سے ان مجربات کو درست کر کے دوبارہ شایع کیا ہے ۱۲ قیمت پر پہلی جلد مفتی فضل رحمٰن قادیان سے ملسکتی ہے۔

صبغۃ اللہ

برادر مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص ہیں صبغۃ اللہ کے نام سے ایک کتاب حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کی شرح میں لکھی ہے۔

کتاب نہایت مفید عام فہم اور دلچسپ ہے۔ یہ کتاب بچوں کو بطور درسی کتاب کے پڑھانی چاہئے۔ ۶ر قیمت پر مہتمم احمدیہ کتب خانہ قادیان سے ملیگی۔

الایمان

اس نام کا ایک سولہ صفحہ کا رسالہ جناب محمد مقتدیٰ خان صاحب شروانی نے شایع کیا ہے یہ رسالہ بچوں کے لئے لکھا گیا ہے اور ایمان مفصل اور مجمل کا ترجمہ نہایت سلیس فقروں میں دیا گیا ہے بچوں کے لئے اس قسم کے رسالے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔

مجھے امید کرنی چاہیئے کہ یہ سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔ اس رسالہ کی قیمت ۱ر ہے جو کچھ بھی نہیں کیونکہ بہت اچھے کاغذ پر نہایت خوبصورت چھاپا گیا ہے۔ مسلم یونیورسٹی انسٹیٹوٹ پریس علیگڑھ سے مل سکتا ہے۔

ریویو

الحکم آفس میں جو رسالجات اور کتب آئی ہوئی ہیں ان پر انشاء اللہ اگلی اشاعت میں ریویو کر دیا جائے گا۔

"عرفانی"

ہندوستان کا سیاسی ہفتہ

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کے سولہویں اجلاس کی کارروائی بمبئی کے گلوب تھیٹر میں شروع ہوئی آنریبل سید رضا علی صدر اجلاس نے خطبہ صدارت پڑھا۔ جس میں قانون بنگال۔ شاہی کمیشن کی روداد ماوراء بحر کے ہندوستانیوں کی حالت سلطان ابن سعود کی کارگزاری حضرت نعمت اللہ خان احمدی کی سنگساری جماعتی منازعات اور دیگر ضروری مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اہم قراردادیں

اس کے بعد حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں:-
(۱) آل انڈیا مسلم لیگ حکومت سے بزور اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فی الفور صوبہ سرحد میں اصلاحات کرے۔ (۲) لیگ سرلی سٹیک کے قتل پر نفرت و افسوس کا اظہار کرتی ہے لیکن اسکی پختہ رائے ہے کہ اس معاملہ میں جانشنگ الٹی میٹم کی اہم شرائط اور بعد کی تدابیر کا تعلق ہے حکومت برطانیہ کا جورو استبداد بے ضرورت ہے اس کارروائی کا مقصد یہ ہے کہ آزادی مصر کا خاتمہ کر دیا جائے (۳) لیگ جدید قانون بنگال کے خلاف اس بنا پر اظہار نفرت کرتی ہے کہ وہ رعایا کو اسکے ابتدائی حق سے محروم کرتا ہے حکومت نے یہ قانون نافذ کر کے ہندوستان کی جراءت و ہمت کو چیلنج دیا ہے ہمیں لازم ہے کہ متحد و متفق ہو جائیں (۴) آل انڈیا مسلم لیگ کا معتمد ہندوستان کی مختلف اسلامی انجمنوں کی مشاورت سے دہلی یا کسی دوسرے مقام پر ایک گول میز کانفرنس منعقد کرائے۔ تاکہ اشتراک عمل کیا جاسکے اور ایک متحدہ محاذ قائم ہو سکے (۵) لیگ حادثہ کوہاٹ پر اظہار تاسف کرتے ہوئے مصیبت زدہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے وہ بیان کر دینا چاہتی ہے کہ ہندوؤں نے فساد کا آغاز کیا اور ساتھ ہی دونوں فرقوں سے استدعا کرتی ہے کہ وہ گزشتہ واقعات کو فراموش کر کے حسب سابق پُرامن تعلقات قائم کر لیں۔ لیگ کو امید ہے کہ مسلمان کوہاٹ آبادی کے لحاظ سے زیادہ ہونیکی وجہ سے اپنے ہندو بھائیوں کو خندہ پیشانی کیساتھ واپس بلائینگے دوسری قراردادوں میں مسلمانوں سے درخواست کی گئی کہ وہ تنظیم کیطرف توجہ کریں۔ چرخہ کاتیں اور سودیشی کپڑے کو رواج دیں۔

۳۱۔ دسمبر کے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔ لیگ حکومت پر زور دیتی ہے کہ وہ جنوبی افریقہ اور کینیا کے ہندوستانیوں کی شکایات رفع کرنیکے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے۔

یکم جنوری کے اجلاس میں مسٹر جناح نے اپنی قرارداد میں ایک مجلس مقرر کرنیکی سفارش کی تاکہ وہ مجالس وضع قوانین اور دیگر آئندہ مجالس میں مسلمانوں کی نیابت اور ملازمتوں میں ان کے لئے مناسب حصہ حاصل کرنیکے متعلق مطالبات کرے اس مجلس کیلئے ۲۵۔ اشخاص کے نام تجویز کئے گئے جن میں میاں محمد شفیع۔ میاں فضل حسین۔ مولانا محمد علی بھی شامل ہیں۔ آخر میں قرار پایا کہ مجلس کی تعداد ارکان میں اضافہ کرنے کا اختیار دیا جائے۔ قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی +

دارالامان کا ہفتہ

(۱)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمدللہ ترقی کر رہی ہے۔ آپ جماعت کی عملی اصلاح کیطرف آج کل بہت متوجہ ہیں۔ ۹۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے جمعہ میں آپ نے جماعت کو اپنی عملی حالت کے درست کرنے پر زور دیا۔

(۲)

دو یورپین لیڈیاں جن میں سے ایک مشنری تھی دو روز متواتر حضرت خلیفۃ المسیح سے عیسویت اور اسلام کے متعلق تبادلہ خیالات کرتی رہیں۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر تھی۔ اور باوجود عیسائی ہونے کے آزاد خیال تھی۔ وہ نہایت صفائی سے ان کمزوریوں کا جو عیسویت کے عقاید میں پائی جاتی ہیں اقرار کر لیتی ہے۔ حضرت اقدس کی تقریر اور طرز کلام سے بہت متاثر تھیں۔ صاف الفاظ میں کہتی تھیں کہ بہت معقول اور مدلل ہے۔

ڈاکٹر صادق نے تبلیغ سلسلہ انہیں اچھی طرح کی۔ خواتین مذکورہ سلسلہ کی مہمان تھیں۔ خطبہ جمعہ سننے کے لئے بھی مسجد میں حاضر ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے انہیں مزید قیام کے لئے بھی دعوت دی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تم یہاں رہو گی تو خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات کو مشاہدہ کرو گی۔ حضرت نیر نے بھی اپنے تبلیغ افریقہ کے حالات بذریعہ میجک لنٹرن انہیں سنائے اور ایک انگریزی لکچر بھی مجلس ارشاد کے جلسہ میں ان کے لئے دیا۔ وہ اچھا اثر لے کر گئی ہیں۔ ہدایت اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے +

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محبی سیٹھ ابوبکر عرب تاجر جدہ کے بیٹے عزیز مکرم محمد سعید کا نکاح دو ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کی دختر نیک اختر سے خود پڑھا۔ خطبہ میں نکاح کی دنیوی۔ دینی۔ اور تمدنی اغراض اور فلسفہ کی تشریح فرمائی + اللہ تعالےٰ یہ تعلق فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ میں صدق دل سے ہر دو بزرگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

بھائی ابوبکر سلسلہ کے بہت ہی مخلص بزرگ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی تھی۔ ہمیشہ صادق اور وفادار رہے ہیں۔ کبھی اور کسی حال میں انہیں کوئی شک و شبہ پیدا نہ ہوا حضرت کے اہل بیت اور خاندان سے محبت اور اخلاص ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اور بھی ترقی دے۔ اب کچھ عرصہ سے قادیان میں معہ اہل و عیال مقیم ہیں۔ قادیان کے برکات میں سے جسمانی طور پر انہیں جو حصہ ملا ہے ان میں سے پہلی برکت یہ ہے۔ کہ سالہا سال کے بعد خدا تعالےٰ نے انہیں دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت نے محمد صدیق رکھا۔ اور اب عزیز محمد سعید کا عقد حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ایسے مخلص اور واجب الاحترام بزرگ کی بیٹی سے ہوا ہے۔

خدا تعالےٰ ان تمام امور کو ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔

کھنہ میں قرآن کریم کی بیحرمتی

قصبہ کھنہ ضلع لودیانہ میں ہندوؤں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت ہے یہ مسلمان عام طور پر مزدوری پیشہ نادار اور کمزور ہیں۔ اسلامی محلہ میں ایک احاطہ ہے جس کی چار دیواری کے اندر کسی بزرگ کا مزار ہے۔ نماز پڑھنے کا چبوترہ اور ایک حجرہ ہے مسلمان اس چبوترہ پر مدت مدید سے نماز ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ چبوترہ اور حجرہ کے محافظ ایک پیر مرد ہیں۔ جن کی ٹانگیں کچھ عرصہ ہوا ریل سے کٹ چکی ہیں۔ اور قرآن شریف پڑھانے کے فرایض یہی بزرگ ادا کر سکتے ہیں۔

پچھلے دنوں چند عالی ہمت مسلمانوں نے اس احاطہ کے اندر حجرہ کی چھت اور فرش کو پختہ بنانے کے لئے نذر لگائی جس پر مقامی سنگھٹنوں کا ایک جم غفیر لاٹھیوں اور لکڑیوں سے مسلح ہو کر احاطہ پر چڑھ آیا۔ محافظ جو اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا اس اچانک حملہ کی تاب نہ لا سکا۔ اور رینگتا رینگتا حجرہ میں جا چھپا۔ جسپر چند سورمیروں نے اسے گھسیٹ کر باہر نکالا۔ غرضکہ خوب زدوکوب کیا۔ اس اثناء میں قرآن شریف اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ سورمیروں نے ٹھوکریں مار مار کر اسکا ورق ورق الگ کر دیا۔ اور پاؤں سے روندا۔ اور سنگھٹنی اس احاطہ پر قابض ہو گئے۔

جب اس حادثہ کی خبر لودیانہ میں پہونچی تو مولانا حبیب الرحمان و محمد نعیم صاحبان ایک بیرسٹر اور ایک میونسپل کمشنر کھنہ جا پہونچے۔ اور صاحب ضلع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معیت میں موقعہ پر پہونچگئے موقعہ ملاحظہ کرنیکے بعد احاطہ پر سرکاری قبضہ کر لیا گیا۔ قرآن شریف کے اوراق بھی پولیس افسر نے سنبھال لیئے۔ ابھی تک نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

صاحب ضلع اور پولیس افسر دونوں ہندو ہیں مسلمانوں کو سخت تشویش ہے +

اسلامی دنیا

اسلامی دنیا کے عام حالات و کوائف اس عنوان کے تحت انشاء اللہ باقاعدہ شایع ہوا کریں گے

"عرفانی"

نجد و حجاز

الحکم کے ناظرین کو معلوم ہے کہ شریف حسین ملک الحجاز کو ابن سعود نے شکست دیکر مکہ سے نکالدیا۔ ملک الحجاز اپنے بیٹے امیر علی کے حق میں حکومت سے الگ ہو کر چلا آیا تھا۔ اس نے اپنا مرکز جدہ کو فی الحال قرار دیکر ابن سعود کے حملوں کی روک تھام اور اپنی حکومت کو پھر حاصل کرنے کی تدبیر شروع کی ہیں۔ عام لوگوں کے محاورہ کے موافق مکہ کی حکومت اب وہابیوں کے قبضہ میں ہے اب جو خبریں ذیل میں درج ہوتی ہیں وہ اس حالت کے بعد آسانی سے سمجھ میں آجائیں گی۔

حکومت مصر اور شریف حسین

شریف حسین سابق ملک الحجاز نے مصری حکومت سے مصر میں رہنے کی حکومت چاہی تھی مگر افسوس ہے مصر کی حکومت نے اسے اجازت نہیں دی۔

جدہ کی حالت

امیر علی نے اپنے باپ شریف حسین کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جدہ کی حالت ہر طرح قابل اطمینان ہے جدہ ہر طرف سے محفوظ ہے اور فوج بھی مضبوط ہے یہ بھی لکھا ہے کہ فوجی نقل و حرکت اس وجہ سے بند ہے کہ مسٹر فلبی صلح کرانے کی کوشش کی ہے اور صلح کی توقع ہے مگر بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ نجدیوں نے اپنی افواج کو جدہ کی طرف روانہ کیا ہے جو ۴ جنوری کو وہاں پہنچیں مگر امیر علی کی افواج نے ان کو پسپا کر دیا۔

ہلال احمر مصری کا ایک طبی وفد جدہ آیا ہے اور اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

سید محمد ماضی ابوالعزایم (جو قیام قاہرہ کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ عرفانی) نے مصر کے اخبارات میں یورپین سلطنتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے کہ وہ امیر علی کو جدہ میں سامان جنگ پہنچا رہی ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ حرم اسلام میں کشت و خون ہو۔

حجاز کی قبولی بندرگاہوں کی ناکہ بندی

قاہرہ کے ایک تار مورخہ ۷ جنوری ۱۹۲۵ء سے معلوم ہوا ہے کہ حجاز کی وزارت خارجہ نے جدہ کے قونصل کو مطلع کیا ہے کہ حجاز کے جنوبی بندرگاہوں کی ناکہ بندی کردی گئی ہے ناکہ بندی کے رقبہ میں داخل ہونے والے جہاز گرفتار کر لئے جائیں گے۔

مصری حالات

مصری نیشنل کانگرس

ہندوستان کی آل انڈیا نیشنل کانگرس کے نقش قدم پر مصری خیالات میں ابھی اس موقعہ پر ایک مصری کانگرس کے انعقاد کی تحریک تھی۔ اس تحریک کو سب سے زیادہ زور سے عمر طوسون پاشا نے اٹھایا تھا اور ملک کے مختلف حصوں سے اظہار اتفاق بھی ہوا تھا۔ لیکن زاغلول پارٹی کے اخبارات نے سرد مہری کا اظہار کیا۔ اور اس جماعت نے بغیر کوئی وجہ پیش کئے اس تحریک سے ہمدردی نہیں کی۔ صرف اس قدر عذر پیش کر دینے پر اکتفا کیا گیا کہ اس وقت کانگرس کے انعقاد کا موقعہ نہیں ہے۔ اگرچہ ابھی تک تحریک کا ذکر اخبارات میں جاری ہے۔ لیکن اب کامیابی کی امید یں کم ہوتی جاتی ہیں۔

جامع ازہر (قاہرہ) کے مطالبات

برابر کے مرتبہ کی خواہش

جمیعۃ الطلبۃ الازہر نے شاہ فواد وزیر اعظم اور دیگر وزرا کو اپنے مطالبات کی فہرست بھیجی ہے۔ جس میں ازہر کی سند کو دیگر مدارس اور یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کی برابر مرتبہ دینے کی خواہش کی ہے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ ملک کی ملازمتوں میں ازہر کے فارغ التحصیل طلبہ کا خاص لحاظ رکھا جائے اور تمام وہ مراعات ان طلبہ کو دی جائیں جو دوسروں کو حاصل ہیں۔

جماعت وفدیہ کا جدید کمیشن

جماعت وفد مصری (زاغلول پارٹی) نے ایک ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو حالات حاضرہ پر غور کر کے مشورہ دے گا۔ یہ کمیشن مجلس شیوخ اور مجلس نواب کے ارکان میں سے منتخب کیا گیا ہے ایک جلسہ کمیشن مذکور کا ہو چکا ہے۔

اخبارات پر آفت

"کشکول" اور "اللواء المصری" پر حکومت مصر نے مقدمہ چلایا ہے دونوں اخبارات نے کابینہ وزارت کی کمزوریوں پر بہت زور دیا تھا کشکول نے وزارت کا خاکہ اڑانے کے کارٹون شایع کئے تھے

حکومت کی بدحواسی و کمزوری

مصری پارلیمنٹ کے مجلس النواب اور مجلس الشیوخ دونوں کا اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے حکومت مصری کی خواہش کے خلاف یہ اجلاس ہو رہا ہے۔ ارکان پارلیمنٹ کے نام صدر مجلس النواب اور مجلس الشیوخ کی طرف سے دعوت دی گئی ہے سیاسی حلقوں میں سخت انتظار ہے کہ دیکھیے حکومت اس کے مقابلہ میں کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔

کوائف مصر

زاغلول پاشا کا اعلان

موجودہ وزارت کا طرز عمل غیر آئینی ہے

لندن ۶ جنوری۔ قاہرہ کی اطلاع ہے۔ کہ ریوٹر کے نمایندہ نے زاغلول پاشا سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات میں انہوں نے اس بات سے نہایت پر زور طریقہ پر انکار کیا۔ کہ وفد جمہوریت قایم کرنے کے درپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں انتخاب میں بطور امیدوار محض اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ آئین و قوانین کی محافظت کروں۔ اور اعلان کیا کہ موجودہ وزارت کا طریق عمل کلیۃً غیر آئینی ہے اور اصرار کیا کہ انتخاب خلاف قانون ہے۔ انہوں نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ میں انتخاب میں ضرور کامیاب ہوجاؤں گا۔ لیکن پھر بھی مجھ جواز انتخاب ہونے پر اعتراض ہے اگرچہ اس کا نتیجہ یہی کیوں نہ نکلے۔ کہ آئین دستور کی محافظت کی خاطر دوبارہ شامل ہونا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ مصری معاملہ پر چمبرلین یا اور کسی برطانوی نمائندہ سے ہر وقت گفتگو کرنے کے لئے تیار اور آمادہ ہوں۔

قاہرہ ۷ جنوری۔ خلقی پاشا وزیر داخلہ نے ریوٹر کے نمائندے سے بیان کیا۔ کہ زاغلول پاشا اپنی قوت حاصل کرنے کے لئے گلی کوچوں کے پھرنے والوں پر دارمدار رکھتے ہیں ان لوگوں کی ایک جماعت نے شاہی محل کے سامنے مظاہرہ کیا اور "سعد یا انقلاب" کے نعرے بلند کئے۔ خلقی پاشا کا بیان ہے۔ کہ زاغلول پاشا اپنی وزارت کے زمانہ میں برابر آئین حکومت کی خلاف ورزیاں کرتے رہے۔ وفد پارٹی رائے دہندوں کو دھمکاتی اور کام نکالنا چاہتی ہے۔ اور زاغلول پاشا نے یہاں تک دھمکی دی ہے۔ کہ برسر اقتدار آنے کے بعد وہ موجودہ وزرا کو سخت سزائیں دیں گے زیور پاشا اور موجودہ وزرا ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے اور یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض اور اپنے حقوق کے اندر کام کر رہے ہیں۔

ہسپانیہ اور مراکش

ہسپانیہ کی حالت نازک ہو چکی ہے اور مراکش سے گویا اسے نکالدیا گیا ہے۔ امیر عبدالکریم کی فاتحانہ پیش قدمیوں نے فرانس کو مغلوب کر دیا ہے۔ اور فرانس اٹلی کی حرکات کو بھی خدشہ کی نظر سے دیکھ رہا ہے؎

وصیت نمبر ۲۲۰۳

میں حمیدہ بیگم زوجہ مستری وزیر محمد بٹالوی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل کر دوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد صرف پانچسو روپیہ مہر کا ہے۔ $\frac{9}{24}$ ۳۰

گواہ شد۔ جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل۔ العبد حمیدہ بیگم زوجہ مستری وزیر محمد۔ گواہ شد۔ امام الدین سکرٹری انجمن احمدیہ سیکھواں والد حمیدہ بیگم۔

وصیت نمبر ۲۱۹۳

میں کبریٰ خاتون بنت بابو محمد علی خان صاحب زوجہ مفتی عبدالسلام صادق۔ قوم افغان ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا زیور قیمتی تین صد روپیہ۔ میرے زریں اور ریشمی کپڑے قیمتی مبلغ دو صد روپیہ۔ المرقوم $\frac{9}{24}$ ۲ گواہ شد مفتی محمد صادق۔ العبد۔ کبریٰ خاتون بقلم خود گواہ شد۔ عبدالسلام صادق خاوند موصیہ۔ گواہ شد قاضی حبیب اللہ۔

وصیت نمبر ۱۴۸۰

میں وزیر محمد ولد بوٹا قوم جٹ ساکن شہر پٹیالہ حال مہاجر قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وصیت پر عمل درآمد ۱۴ جولائی ۱۹۱۸ء سے ہو

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ لہذا میں اپنی ماہواری آمدنی جو کہ اوسطاً عہ ماہوار کے ہے جس کا دسواں حصہ مبلغ دو روپیہ ماہوار ہوتے ہیں۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ مبلغ عہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اسی طرح کمی و بیشی آمدنی کی صورت میں چندہ موعودہ میں کمی و بیشی ہوتی رہیگی۔ نیز اگر مرنے پر کوئی اور جائداد جو علاوہ میری اس آمدنی کے پیدا یا ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت یعنی $\frac{1}{10}$ حصہ پر حاوی ہوگی فقط والسلام $\frac{9}{24}$ ۳ گواہ شد جلال الدین شمس از قادیان العبد۔ وزیر محمد۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز از قادیان

وصیت نمبر ۱۶۶۱

میں امام دین ولد نور محمد کشمیری سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوا سکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد مکان قیمتی نقد ۱۰۰ /۱۴۱ مفقودہ جائداد کل چھ سو روپیہ ہے۔ مکان میں نے فروخت کر دیا ہے جائداد مذکورہ بالا کا دسواں حصہ مبلغ ۶۰ روپیہ اپنی زندگی میں باقساط ادا کر دوں۔ اگر نہ کر سکوں تو میری موجودہ جائداد سے وصول کیا جاوے۔ اگر جائداد بڑھ جاوے۔ تو انجمن احمدیہ قادیان بروئے شرط بہشتی جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک ہوگی۔ اگر جائداد کم ہو جاوے تو بھی انجمن مذکور ۶۰ میری جائداد مذکور سے وصول کر سکتی ہے۔ $\frac{1}{24}$ ۱۲۸ المرقوم امام دین بقلم خود گواہ شد الف الدین کشمیری بقلم خود۔ گواہ شد رحیم بخش سکنہ چونڈہ بقلم خود۔ گواہ شد مہرالدین سکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ

وصیت نمبر ۲۰۱۶

میں گلزار بیگم زوجہ شریف احمد ارائیں ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ پانچ سو چالیس روپیہ کی ہے۔ نقد ۱۰۰۔ زیورات ۱۰۰۔ مہر ۳۴۰ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اس کے بھی اسی قدر حصہ یعنی $\frac{1}{10}$ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان لینے کی حقدار ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ فقط ۲۰ دسمبر ۱۹۲۱ء گواہ شد۔ شریف احمد خاوند موصیہ۔ العبد۔ گلزار بیگم زوجہ شریف احمد اسٹیشن ماسٹر گواہ شد۔ رحمت علی۔ مولوی فاضل قادیان۔

وصیت نمبر ۲۱۶۰

میں محمودہ بیگم زوجہ قائم علی قریشی ساکن ونڈپور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰ زیورات ۵۰ پارچات برتن کل ۱۵۰ عہ ۵۰ سہ
گواہ شد۔ قائم علی خاوند موصیہ $\frac{5}{24}$ ۱۶
العبد۔ محمودہ بیگم $\frac{5}{24}$ ۱۰۔ گواہ شد۔ مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان $\frac{5}{24}$ ۱۰۔

وصیت نمبر ۲۱۳۵

میں حمیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر حاجی خان صاحب قوم مغل ساکن کراچی حال قادر میرپور ضلع سکھر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکا $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ صمہ۔ اور زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ ہار طلائی ۳ عدد۔ تنہہ طلائی ۱ عدد۔ جھمکے طلائی ۱ جوڑی۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد تیلی ناک طلائی ۱ عدد۔ مرصع ہیرا چوڑیاں طلائی ۶ عدد۔ پازیب نقرئی۔ جوڑی۔ بٹن طلائی ہاتھ کے جوڑی۔ بٹن طلائی گلے کے ۴ عدد۔ المرقوم $\frac{2}{24}$ ۲۵ حمیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر حاجی خاں بقلم خود گواہ شد محمد ابراہیم بقاپوری امیر تبلیغ گواہ شد۔ ڈاکٹر حاجی خان احمدی خاوند موصیہ
25/2/24

ضروری تاکید

ناظرین! خط و کتابت کے وقت ہمیشہ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل سے دفتر بری الذمہ ہے۔ "مینجر"